اُردو ہائیکو پر غزل کے اثرات

ڈاکٹر شاہد اشرف
شعبہ اردو ایف سی سی یونیورسٹی لاہور

Abstract: The influence of the ghazal on Urdu haiku is a profound and intellectual subject. Ghazal and haiku are two distinct poetic forms, each with its own structure, cultural background, and style of expression. However, when haiku was adopted in Urdu, the influence of the ghazal's tradition and aesthetic became clearly evident. Urdu haiku has attempted to establish its own unique identity, but given the deep-rooted presence of the ghazal in the Urdu poetic tradition, elements such as its language, emotions, symbols, and stylistic features also appear prominently in haiku. In this way, Urdu haiku has become a beautiful blend of Japanese haiku and the Urdu ghazal.

This article explores the thematic commonalities between haiku and ghazal.

کلیدی الفاظ: اصناف، ہائیکو ہیئت، موضوعات، تکنیک، نقطۂ نظر،

اُردو ادب کی بیشتر نثری و شعری اصناف انگریزی ادب کی مرہونِ منت ہے۔ علاوہ ازیں دیگر زبانوں کی اصناف کے گہرے اثرات بھی موجود ہیں۔ جاپانی صنف ہائیکو ہیئتی، موضوعاتی اور تکنیکی نقطۂ نظر سے خاصی بحث طلب ہے۔ جب ایک صنف کسی زبان سے دوسری زبان میں ابتدائی مشق کے مراحل طے کرتی ہے تو وہ اپنے فکری و فنی لوازمات ساتھ لیتی ہے۔ دوسری زبان کے تہذیبی، ثقافتی اور سماجی تناظرات اُسے اپنے خاص رنگ و پیراہن میں ڈھال لیتے ہیں۔ یوں صنف کا دائرہ کار تخلیق کے مراحل طے کرتا ہوا اُسے امکانات کی وسعت عطا کرتا ہے۔" بیسویں صدی کے

آغاز میں اُردو شاعری کو ایک نیا موڑ ملا۔ چوں کہ موضوعات بدل رہے تھے اس لیے اسلوب میں تبدیلی لانا ایک لازمی امر تھا۔ لہجے میں ایک آہنگ کا پیدا ہونا ضروری تھا۔ چناں چہ دوسری زبانوں میں مروجہ اصناف کو اُردو میں برتنے کے تجربے کیے گئے۔ ہائیکو اسی طرح کا ایک تجربہ تھا"(۱)

جاپانی ہائیکو میں پانچ + سات + پانچ کے اوزان کو سامنے رکھ کر اُردو شعرا نے اوزان فاعلاتن مفاعلن فعلن کو مخصوص کر لیا اور زیادہ تر شعرا نے اِسی بحر میں طبع آزمائی کی ہے۔ البتہ جاپانی اوزان بھی استعمال میں لائے گئے ہیں۔ کچھ شعرا نے دیگر بحروں کے تجربے بھی کے ہیں جنھیں زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ پہلا اور تیسرے مصرعے کی قافیہ بندی سے اِسے ماہیے کے قریب ترلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ غرض فنی سطح پر کئی تجربات دیکھنے میں آئے ہیں۔ فکری سطح پر ابتدا میں ہائیکو کو مظاہر فطرت کی عکاسی تک محدود رکھا گیا۔ یعنی جاپانی طرزِ اظہار کے مطابق ہائیکو کا دائرہ کار متعین کر دیا گیا۔ غزل اصناف سخن میں سب سے توانا صنف ہے۔ اس کے موضوعات میں حد درجہ تنوع موجود ہے۔ اکثر شعرا غزل کے پیرایۂ اظہار کو اپناتے ہیں۔ اس کی موضوعاتی وسعت نے اُردو ہائیکو کو متاثر کیا ہے۔ یوں اُردو ہائیکو میں نعت، حمد، منقبت کے ساتھ ساتھ سماجی، مذہبی، سیاسی، رومانی سمیت دیگر موضوعات کا پرتو دیکھنے میں آیا ہے۔ ہر صنف اپنا فکری و فنی نظام دوسری زبان میں ساتھ لاتی ہے۔ اس کے پھلنے پھولنے کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔ اس اعتبار سے ہائیکو کو اُردو کی سازگار اور موافق فضا میسر آئی ہے۔ "اردو والوں کا ہائیکو کے سلسلے میں اجتہاد محض ایک پہلو تک کہ انھوں نے کی محدود فضا کو وسعتیں دی ہیں۔ اب اُردو شاعر ہائیکو میں حمد و نعت بھی کہہ رہے ہیں، فکری اور سیاسی مسائل بھی بیان کر رہے ہیں، اپنے روایتی احساس حسن اور کافرادا عشق کا اظہار بھی کر رہے ہیں اور اسی کے ساتھ اپنی ذہنی خلوتوں کے عجیب و غریب اور نادرہ کار احساسات کو بھی نظم کر رہے ہیں۔ ہائیکو کو وسعت دینے کا یہ عمل انگریزی میں ہونے والے تجربات سے بہت تک مختلف اور بامعنی ہے۔"(۲)

اُردو شعراء نے اس صنف میں قابلِ قدر اضافے کیے ہیں۔ البتہ ہنوز ہائیکو اُس بڑے شاعر سے محروم ہے جو اس صنف کا معتبر حوالہ قرار پائے اور اس کی پہچان بن جائے۔ جیسے اُردو نظم میں راشد، میراجی اور امجد جیسے شعرا کا معتبر حوالہ ہے۔ یقین واثق ہے کہ یہ صنف کسی بڑے شاعر کی نظر التفات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ البتہ معروف اور اچھے شعرا کی بڑی تعداد نے ہائیکو میں جزوی طبع آزمائی ضرور کی ہے جس کی بدولت نئے شعرا کو اس صنف سے واقفیت حاصل ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے مشاعرے میں شعراء غزل سے پہلے ہائیکو سنایا کرتے تھے۔ اور اس کا چلن عام ہو گیا تھا۔

غزل کی ہیئت حد درجہ مستحکم ہے اور اس کے مضامین کی رنگارنگی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ہر عہد میں غزل کو کوئی نہ کوئی قابلِ ذکر شاعر مل جاتا ہے۔ جو اسے ثروت مند کرتا ہے۔ ہائیکو پر اُردو غزل کے موضوعاتی اثرات کا لامتناہی سلسلہ نظر آتا ہے۔ یوں یہ صنف اپنے تین مصرعوں کے ساتھ غزل کے دونوں مصرعوں میں امکان کی وسعت کا پیش خیمہ تصور کی جاسکتی ہے۔

"کسی زبان کی کوئی صنف جب کسی دوسری زبان میں منتقل ہوتی ہے تو اسے چار و ناچار دوسری زبان کے مزاج سے ہم آہنگ ہونا ہی پڑتا ہے۔ دشواریاں بھی پیش آتی ہیں۔ بعض تبدیلیاں بھی قبول کرنا پڑتی ہیں"(۳)

اُردو شاعری کا سب سے بڑا موضوع رومان ہے۔ ہائیکو میں غزل کا ہجر و فراق، وصل و التفات، رنج و غم اور حسن و عشق کا پیرایہ مکمل طور پر جلوہ گر ہے۔ محبت آفاقی اُردو شاعری میں حمد، نعت اور منقبت پر مشتمل ہائیکو سے شعراء کے مذہبی رجحانات کی عکاسی ہوتی ہے۔ تینوں اصناف پہلے سے موجود ہیں الگ الگ دائرہ کار رکھتی ہیں۔ اُردو شعرا نے ہائیکو کی ہیئت کو ان اصناف کے موضوعات کے تابع کر لیا ہے۔ یوں مظاہر فطرت، خالق کائنات، وجہ تخلیق کائنات اور اصحاب و اولیاء کے حوالوں سے ہائیکو کا دامن مسلسل وسعت پذیر نظر آتا ہے۔ اس طرح حمدیہ ہائیکو، نعتیہ ہائیکو اور منقبتیہ ہائیکو کی اصطلاحات بھی تشکیل پائی ہیں۔

سب کا رازق تُو
سارے عالم میں پھیلی
تیری ہی خوشبو

بقا صدیقی

طیبہ کیسا ہے
گوشہ گوشہ دیکھ آئے
جنت جیسا ہے

بقا صدیقی

کیا تیرا عرفان
ہم کو نہیں ہے خود مولا
اپنی بھی پہچان

صبیح رحمانی

Tareekh- e- Adab- e Urdu
Quarterly Bilingual Interdisciplinary Research Journal
Peer-Reviewed
تاریخ ادب اردو

چاہت کی خوشبو
باغ رسالت سے پھیلی
ہر جانب، ہر سو

ڈاکٹر عزیز احسن

ریگِ کربل کا اک اک ذرہ
خون حق سے حلاوتیں لے کر
ہر گھڑی یا حسینؑ کہتا ہے

ریاض احمد ریاض

دائم ہے سکھ چین
پہلو آقاؐ میں
خوابیدہ شیخینؓ

سہیل احمد صدیقی

رومان آفاقی موضوع ہے اور اس موضوع پر دنیائے ادب کی تمام اصناف میں سب سے زیادہ لکھا گیا ہے۔ ہائیکو میں بھی رومانی پہلو موجود ہے اور اس باب میں عمدہ اور شاندار نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

بارش ہے اور تُو
کورے جسم کے جیسی ہے
مٹی کی خوشبو

سعود عثمانی

دل کیوں بوجھل ہو
برف پہ چاندنی پھیلی ہے
چاند سے بات کرو

وضاحت نسیم

کوئی نہیں ہم راہ
پھر بھی دھیان کی لو سے ہے
روشنی پوری راہ

امداد نظامی

بادل برسیں گے
لیکن دوری کے باعث
دو دل ترسیں گے

رئیس باغی

بارش ہوتی ہے
تجھ سے ملنے کی خواہش
دل میں روتی ہے

بشیر سیفی

پڑھنے آتی تھی
لیکن چپکے چپکے سے

Tareekh- e- Adab- e Urdu * Peer-Reviewed Quarterly Bilingual Interdisciplinary Research Journal * تاریخ ادب اردو

مجھ کو پڑھتی تھی

اظہر عباس

تم ہو مجھ سے دور

ساون جیسا جیون ہے

کتنی ہوں مجبور

گلنار آفرین

ہائیکو کے ان نمونوں کو سامنے رکھ کر تیقن سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ تمام مضامین اُردو غزل کی زینت ہیں۔ ان میں ہجر و فراق اور رنج و غم کا وہی پیرایہ موجود ہے جو اُردو غزل کے شعرا کی غزلوں میں ملتا ہے۔ یوں دو مصرعوں اور تین مصرعوں کی ہیئت سے قطع نظر ہائیکو غزل کے خیالات و افکار کا پرتو ہے۔ کئی اور زبانوں میں بھی ہائیکو کی روایت موجود ہے۔" ہائیکو جاپانی تہذیب کی آئینہ دار ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد مقبوضہ جاپانی علاقوں میں امریکی شعرانے اس صنف کو انگریزی ہائیکو کے ذریعے متعارف کروایا۔"(۴)

اُردو غزل میں استعارات و علامات کا نظام من و عن ہائیکو میں در آیا ہے۔ اور ان کا استعمال بھی انھیں معنوں میں ہو رہا ہے جو غزل میں موجود ہے۔ مجموعی طور پر ڈکشن بھی وہی استعمال ہو رہی ہے۔ کوئی شک نہیں کہ ہائیکو نے فکری سانچے کی تشکیل میں غزل سے مکمل طور پر استفادہ کیا ہے۔ زبان و بیان کا قرینہ بھی غزل کے قریب تر دکھائی دیتا ہے اور اس میں تلازمۂ خیال کا اہتمام بھی بالکل ویسا ہی ہے۔ ”رباعی، غزل کا شعر ہو یا ہائیکو، ان سب میں ایک بات قدر مشترک ہے اور وہ ہے دریا کو کوزے میں بند کرنے کا فن۔ جس طرح غزل کے دو مصرعوں میں شاعر تخیل کی ایک کائنات سمو دیتا ہے اسی طرح ہائیکو میں بھی صرف تین مصرعوں میں سب کچھ کہہ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔"(۵)

بن بادل برسات

قطرہ قطرہ گرتی ہے

آنکھ سے تیری یاد

شہزاد نیرّ

زندگی غارِ ثور جیسی ہے

کتنے سوراخ بند کر لیجے

ایک پر ایڑی رکھنی پڑتی ہے

واجد امیر

سات سمندر سے

میں تجھ سے ملنے پہنچا

اپنے اندر سے

سعود عثمانی

میرا بس ایک کام

تجھ کو ہی میں یاد کروں

صبح ہو یا پھر شام

ثروت سلطانہ ثروت

ساون آیا ہے

پردیسی کے جانے سے

دِل مرجھایا ہے

محسن بھوپالی

گلشن میں خوشبو

ذکرِ خدا میں رہتے ہیں

جنگل میں آہو

شاعر علی شاعر

ہائیکو میں محاکات کے عمدہ نمونے جابجا موجود ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ مظاہرِ فطرت کی عکاسی قرار دی جاسکتی ہے۔ یہ اہتمام کم و بیش تمام ابہام یا بے معنویت کے بغیر سادہ، آسان اور عام فہم یا تصویر کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اِس اعتبار سے ہائیکو اُردو شعرا کے لیے آسان تر صنف ثابت ہوئی ہے۔ جتنی آسانی اور روانی سے ہائیکو کا تخلیقی عمل انجام پاتا ہے۔ شاید کوئی دوسری صنف اِس کا مقابلہ نہیں کرسکتی ہے۔ ”اردو زبان کی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے دیگر زبانوں کی اصناف ادب کو بھی اپنے دامن میں بڑی فراخ دلی سے سمو دیا ہے۔ جن میں زیادہ تر فارسی اور عربی سے آئی ہیں۔ اردو شاعری میں آنے والی ان اصناف میں نئی صنف ہائیکو ہے۔"(٦)

رنگ برنگ لباس
لیکن چہروں پر لکھا ہے
ذہنوں کا افلاس

جاذب قریشی

پیشانی پر خال

چاندی جیسے دانت ہیں اس کے
سونے جیسے گال

جمال احسانی

اونچے ہوئے مکان
لیکن ہم سے روٹھ گئے
آنگن اور دالان

اقبال حیدر

رنگوں کے گھر میں
ایک دھنک لہرائی ہے
تتلی کے پر میں

سحر انصاری

ہائیکو میں پانچ + سات + پانچ کی پابندی کے باوجود اُردو شعرا نے بحور کے مختلف تر جمے کیے ہیں۔ مصرعوں کو مساوی رکھ کر ہائیکو لکھی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اوزان کو مرضی کے مطابق ترتی دے کر ہائیکو لکھی جاتی رہی ہیں۔ بحر خفیف کو جاپانی اوزان کے قریب تر جاننے کے باوجود نت نئے انداز میں لکھی گئی ہائیکوز کی مثالیں موجود ہیں۔ اس اعتبار سے کچھ شعراء نے جاپانی اوزان کی پابندی نہیں کی ہے بلکہ اُردو غزل کی بحور اور اوزان کو ملحوظ رکھا ہے۔ چند مثالیں دیکھیے:

ان کہی پہیلیاں

گھاس کاٹتی ہوئی

نوجوان لڑکیاں

نصیر احمد ناصر

شیشے کے جال میں جل رکھ کر

اور آبی پودے پھل رکھ کر

ہر ماہی گیر نے مچھلی کی آزادی کا سامان کیا

سحر انصاری

سہاگن یاد نے پہنے

دعاؤں کے سب آئنوں کے آگے

کئی اُترے ہوئے گہنے

ادا جعفری

ہائیکو کے ان مختلف اوزان کے تجربات کے پس پردہ غزل کا عکس موجود ہے۔ اُردو شعرا نے غزل کو ملحوظ رکھ کر ہائیکو کے ان اوزان کو ترتیب دیا ہے۔ اس باب میں بہت سی مثالیں موجود ہیں جو ہیئتی تجربات کو سامنے لاتی ہیں۔ ”طبع زاد ہائیکو میں ایک بڑی تعداد ایسی ہے جس کی داد جاپانی اہل زبان سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔"(۷)

آخر میں اُردو ہائیکو اور اُردو غزل میں سیاسی اور سماجی معاملات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ سیاسی اور سماجی مضامین اُردو شاعری کے کلاسیکی باب میں روشن حوالہ ہیں اور بتدریج اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اُردو شعرا نے ملکی مسائل، معاشی صورت حال اور سماجی تغیرات کے تناظر میں ہائیکو لکھی ہیں اور خاص اُردو شاعری کی مجموعی فضا کی مرہونِ منت ہے۔ ہمارے ہاں قیامِ پاکستان کے بعد حالات کبھی سازگار نہیں رہے ہیں اور بتدریج ان میں پیچیدگی دیکھنے میں آئی ہے۔ اُردو شعرا نے اس صورتِ حال کو عمدگی اور شائستگی سے ہائیکو کے قالب میں ڈھالا ہے۔

"اُردو والوں نے ہائیکو کو بحیثیت صنف سخن قبول بھی کر لیا ہے اور اپنے شعری مزاج سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اس میں ضروری تخلیقی تجربات بھی کیے ہیں۔"(۸)

گھر کو روتے ہیں
شہر میں جب سے آئے ہیں
دن میں سوتے ہیں
اقبال حیدر

جیت گیا ایمان
لاکھوں روبل، ٹینک، طیارے
گنتی کے افغان
شمیم اختر شیخ

گلشن ہے شاداب
لیکن میں نے دیکھے ہیں
خون آلود گلاب
محسن بھوپالی

کوئی بھی رکھ لو نام
وہی ہے بستر پھولوں کا
جہاں ملے آرام
امداد نظامی

کیسا ہے اندھیرا
ہر سُو شہر میں کشت و خوں
مولا! سب کی خیر
رئیس باغی

اچھا لگتا ہے
مجھ سے بھی آگے میرا
بیٹا چلتا ہے

رونق حیات
حشر کے آثار
گھر میں رب کے دیکھے ہیں
لاشوں کے انبار
قیصر نجمی

یہ اُردو غزل کے ہائیکو پر فکری و فنی اثرات کا مختصر جائزہ ہے۔ اس موضوع پر ایک ضخیم مقالہ درکار ہے جس کے ذریعے دونوں اصناف کی مطابقت کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ایک بات البتہ بارِ دگر دہرانا چاہتا ہوں کہ اُردو ہائیکو ابھی تک اُس بڑے شاعر سے محروم ہے جو اس صنف کا معتبر حوالہ بن کر اِس صنف کے امکانات میں اضافہ کا سبب ہو سکتا ہے۔ جزوی طور پر بڑی تعداد میں شعرا موجود ہیں مگر کلی طور پر یہ صنف ہنوز کسی بڑے شاعر کی منتظر ہے۔

حوالہ جات

١. محمد اکرم خاور، ڈاکٹر، ہائیکو (جاپانی صنف) اُردو ریسرچ جنرل، آن لائن، ایشو ۲۴، یکم اکتوبر ۲۰۲۰
٢. یونس حسنی، ڈاکٹر، اُردو میں ہائیکو (مستقبل اور امکانات) کراچی: رباب پبلی کیشن، ۱۹۹۴، ص ۶۳
٣. رفعت اختر، ڈاکٹر، ناوک حمزہ پوری، مشمولہ: ہائیکو تنقیدی جائزہ، دہلی: نازش بک سنٹر، جولائی ۱۹۹۳، ص ۱۰۳
٤. رفعت اختر، ڈاکٹر، ص ۵۵
٥. عرفان جامعی، ہائیکو کیا ہے؟ www. Worldpress.com
٦. ظہیر احمد مغل، اسلم راجا کے ہائیکو، press for peace.org.uk
٧. یونس حسنی، ڈاکٹر، ص
٨. ایضاً، ص ۷۸

☆☆☆